احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

خطبہ نمبر 8

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 117 | جمعرات 5 محرم- 1417ھ 23 ہجرت 1375ہش 23 مئی 1996ء

تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو

چاہیئے کہ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو اور اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک منصوبہ اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاؤ- خدا سے ڈرو اور پاک دلی سے اس کی پرستش کرو اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرفداری سے باز رہو اور بدصحبت سے پرہیز کرو اور آنکھوں کو بدنگاہوں سے بچاؤ اور کانوں کو غیبت سننے سے محفوظ رکھو اور کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبادت کا صبر کے ساتھ ایک گہرا رشتہ ہے اور حقیقت میں عبادت اُسی کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرنے والا ہو

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 4 اگست 1995ء بمطابق 4 ظہور 1374 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:-

(-) یہ جلسہ سالانہ جو ابھی گزرا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ' اسی کے رحم سے' اسی کے اذن سے بے شمار رحمتوں اور فضلوں کی بارشیں برسا کر چلا گیا لیکن اس کی تروتازگی' اس کی شادابی' آئندہ جلسے تک دلوں کو ہمیشہ تروتازہ رکھے گی اور پربہار رکھے گی- بلکہ بہت سے دوست جو ملنے کے لئے آئے انہوں نے تو یہ کہا کہ یوں لگتا ہے کہ اس جلسے کی یاد ہمیشہ زندگی کا ساتھ دے گی اور جو روحانی لطف ہمیں یہاں نصیب ہوئے ہیں جب ہم جلسے کے لئے آئے تھے تو تصور بھی نہیں تھا کہ کیا کچھ لینے جا رہے ہیں- اور اس اظہار میں ہر قوم کے لوگ شامل ہیں- نئے آنے والے بھی اور پرانے بھی' مغربی بھی اور مشرقی بھی' سب کا یہ تاثر ایک قدر واحد ہے' سب میں مشترک ہے کہ یہ جلسہ خدا کے خاص فضلوں اور رحمتوں کا نشان بن کر آیا اور ایسا نشان بنا ہے جو آئندہ نسلوں کے لئے بھی ہمیشہ نشان کا کام دے گا-

(-) میں اس سے پہلے صبر کا مضمون بیان کر تا رہا ہوں اور آج بھی صبر ہی کے مضمون پر مزید کچھ کہنا تھا (-) اس جلسے کا مضمون اور صبر کا مضمون اکٹھے ہو گئے ہیں- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) ان مخالفوں کو ان کے رسولوں نے کہا (-) ہم بھی تو تمہاری ہی طرح کے انسان ہیں اس سے بڑھ کر تو نہیں (-) یہ اللہ کی شان ہے جس پر چاہتا ہے اس پر احسان فرماتا چلا جاتا ہے- تم پر کیوں اس کے احسان نہیں ہو رہے یہ مراد ہے' یہ مفہوم ہے جو اس میں مضمر ہے- کہ ہم بھی تو انسان ہیں تم بھی انسان ہو' ہمارے پاس کون سی طاقت ہے کہ اللہ سے زبردستی احسان چھین سکیں- مگر احسان برستے ہیں تو ہمارے کاندھوں پر' ہمارے سروں پر بارش ہوتی ہے اور تم خالی بلکہ اس کے برعکس نظارے دیکھ رہے ہو (-) اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اس پر بکثرت احسان فرماتا ہے- (-) اس کے دو معنے ہیں (-) ایک یہ (-) ہے کہ ہم میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی بھی روشن نشان یا روشن دلیل لا سکیں- اور ایک (-) یہ ہے کہ ہم میں کب طاقت تھی کہ اپنے زور سے کوئی بھی روشن نشان اور کوئی غالب دلیل تمہارے سامنے پیش کر سکتے مگر جو کچھ ہوا اللہ کے اذن سے ہوا ہے- کیونکہ صرف اللہ ہی کو اختیار ہے کہ وہ چاہے تو کسی کو ایک غلبے والی دلیل یا روشن نشان عطا فرمائے- تو مجھے تو یہی (-) یہاں موزوں بھی دکھائی دیتا ہے' ویسے بھی آنحضرت ﷺ اور انبیاء کے حوالوں سے یہی معنی سجتا ہے- دوسرا بھی درست ہے' ایک دائمی حقیقت ہے کہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی روشن نشان کسی کو عطا نہیں ہو سکتا- مگر (-) جو مفہوم ہے کہ ہو چکا ہے اور ہماری طاقت میں نہیں تھا' نشان تو آیا ہے مگر ہم اپنی طاقت سے نہیں لائے (-) اور جو نشان ہیں یہ اتفاقی حادثہ کے طور پر نہیں' یہ جاری رہنے والے نشان ہیں اور اللہ پر توکل کے نتیجے میں عطا ہوتے ہیں اور ہم آئندہ بھی توکل ہی کرتے چلے جائیں گے- پس یہ نشان چونکہ اپنی ذات' اپنی کوشش' اپنی ذہنی تدبیروں یا چالاکیوں سے نصیب نہیں ہوا کرتا بلکہ توکل کرنے والوں کو اللہ کی طرف سے عطا ہوتا ہے اس لئے فرمایا (-) چاہئے کہ (ایمان لانے والے) اللہ ہی پر توکل کریں (-) اور ہمیں ہوا کیا ہے کہ ہم اللہ پر توکل نہ کریں- (-) وہ ہمیں بارہا ہماری ہدایت کے رستے دکھاتا چلا آرہا ہے' دکھا چکا ہے- جب بھی کوئی مشکل درپیش ہو' جب بھی ہم دوراہے پر کھڑے ہوئے اس نے ہمیشہ ہدایت کے رستے ہمیں دکھائے تو وہ خدا آئندہ ہمیں کب چھوڑے گا- پس جس نے تمام ماضی میں ہمارا ساتھ دیا' ہر مشکل کے وقت ہمارے کام آیا' ہر مشکل کے فیصلے کے وقت صحیح فیصلے کی توفیق بخشی' ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم ایسے خدا پر توکل نہ کریں اور یقین نہ رکھیں کہ آئندہ بھی وہ ہم سے ایسا ہی سلوک فرمائے گا-

(-) ہم ضرور صبر کریں گے' ہرگز صبر کا دامن نہیں چھوڑیں گے' اس چیز پر جو تم ہمیں تکلیف پہنچاتے ہو- اب اس سے پتہ چلتا ہے کہ صبر کا یہ مضمون پہلے سے (-) مضمر ہے (صاحب ایمان) جب خدا سے انعامات پاتے ہیں اس پر توکل کرتے ہیں تو جانتے ہیں کہ دشمن نے بہت تکلیفیں پہنچائی تھیں اور ان کا بدنتیجہ نکلنے کا احتمال تھا لیکن کیوں بدنتیجہ نہیں نکلا- اس لئے کہ ہم نے صبر کیا' خدا نے ہمیں صبر کی توفیق بخشی اور اللہ نے قبول فرما لیا اور اس کے نتیجے میں پھر ہمارے صبر آسمان سے ہم پر رحمتوں کی بارشیں بن کر اترے- یہ مضمون ہے جو پہلے ہی سے (-) مضمر چلا آرہا تھا یہاں آکر کھل گیا ہے- (-) اب ہم زیادہ پختہ عہد کرتے ہیں پہلے سے بڑھ کر قطعی طور پر فیصلہ کر چکے ہیں کہ جو تم دکھ پہنچاؤ گے ہم پر اس صبر کرتے چلے جائیں گے- (-) اور پھر اسی بات پر' توکل پر ہی مضمون کو عروج تک پہنچایا ہے- پس توکل کے یہ نتیجے ہوا کرتے ہیں' اسی کو توکل کہتے ہیں-

صبر کرنا خصوصاً ایسے وقت میں جب کہ صبر کا دامن چھوڑا بھی جا سکتا ہو اس وقت اگر کوئی انسان صبر کرے تو اس کا اجر ضرور اس کو عطا ہوتا ہے اور (صاحب ایمان) کو چاہئے کہ ہمیشہ اللہ ہی پر توکل کرتا رہے-

اب میں صبر کے متعلق مزید کچھ باتیں (-) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریروں سے آپ کے سامنے رکھتا ہوں- چونکہ مضمون بہت وسیع ہے' بہت سی (-) صبر کے الگ الگ پہلوؤں پر روشنی ڈال رہی ہیں اس لئے اسے ایک لمبا سلسلہ تو بنایا نہیں جا سکتا آج ہی کے خطبے میں (اللہ نے چاہا تو) چند امور پیش کر کے پھر آئندہ دوسرا مضمون شروع کروں گا-

حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (-) (صاحب ایمان) کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہیں- یہ فضل صرف (صاحب ایمان) کے لئے مختص ہے- اگر اس کو کوئی خوشی یا مسرت اور فراخی نصیب ہو تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے- اور اس کی شکر گزاری اس کے لئے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے- اور اگر اس کو کوئی دکھ اور رنج' تنگی اور نقصان پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور اس کا یہ طرز عمل بھی اس کے لئے خیر و برکت ہی کا باعث بنتا ہے کیونکہ وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے-

اب اس پہلو سے اس جلسے پر (-) جتنے بھی اللہ نے ہم پر فضل نازل فرمائے ان پر آپ جتنا بھی شکر ادا کریں اتنا ہی کم ہو گا- پس آئندہ جلسے کی تیاری آج کے شکر سے شروع کر دیں اور مسلسل اللہ کی حمد کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

گیت گاتے رہیں' اس کا شکر ادا کرتے رہیں اور یقین جانیں کہ جو کچھ بھی ہوا اسی کے فضل سے ہوا' اسی کے احسان سے ہوا اور نہ ہم میں ہرگز طاقت نہیں تھی کہ آج کے دور میں یہ عظیم الشان تبدیلیاں رونما کرسکتے' برپا کرسکتے جو رونما ہو رہی ہیں (-) پہلے کب تم نے ان منصوبوں کو ناکام اور نامراد کیا تھا۔ یہ اللہ ہی تھا جس کے فضل سے تم محفوظ رہے' جس نے ان کے منصوبوں کو نامراد کردیا۔ پس اللہ پر توکل رکھنا اور ان کی ایذاء رسانی کا جواب اپنے ہاتھ سے دینے کی کوشش نہ کرنا' یہ معاملہ اللہ کے سپرد رہنے دو۔

یہی مضمون ہے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی جماعت کو بار بار نصیحت کے ذریعے سمجھایا۔ پس آپ فرماتے ہیں شکر کروگے خدا کی رحمتوں پر تو کثرت سے نعمتیں اور اتریں گی۔ اس کی رحمتوں کا نزول دن بدن بڑھتا چلا جائے گا۔ اور تکلیف پر صبر کرجاؤ گے تو اس کے نتیجے میں تمہیں پھر ثواب ملے گا' پھر خیر و برکت عطا ہوگی۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں ''صبر بڑا جوہر ہے۔ جو شخص صبر کرنے والا ہوتا ہے اور غصے سے بھر کر نہیں بولتا اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ اس سے تقریر کراتا ہے'' یہ جو غصے سے بھر کر بولنا ہے یہ عقل و خرد کو کھا جاتا ہے اور کوئی بھی ہوش باقی نہیں رہتی انسان میں۔ اس کے کلام میں برکت تو کیا معمولی عقل بھی باقی نہیں رہتی اور ایسا شخص مجنون کی طرح ہو جاتا ہے۔ پس حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو فرمایا غصے سے بھر کر بولتا ہے یہ بہت پیارا' بہت ہی فصیح و بلیغ محاورہ ہے۔ بہت دفعہ انسان غصے میں کلام کرتا ہے لیکن ساتھ ساتھ صبر کی طنابیں بھی کسے رکھتا ہے۔ کوشش کرتا ہے کہ ہر وقت تہذیب و تمدن کے دائرے سے باہر نہ جائے۔ لیکن وہ جو غصے سے بھر کر بولتا ہے اس کے منہ سے سوائے غیظ و غضب اور گندگی اور بکواس کے کچھ نکلتا ہی نہیں۔

فرمایا ایسا شخص جو ''غصے سے بھر کر نہیں بولتا اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ اس سے تقریر کرواتا ہے۔ جماعت کو چاہئے کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے اور گالیوں کے عوض گالی نہ دے۔ جو شخص ہمارا مکذب ہے اس پر لازم نہیں کہ وہ ادب کے ساتھ بولے'' فرماتے ہیں جو تکذیب کر رہا ہے اس پر کیوں لازم ہے کہ ہمارا ادب کرے۔ تم اپنے ایمان کے زاویے سے دیکھ رہے ہو تمہیں تکلیف پہنچتی ہے۔ مگر دشمن' دشمن ہی ہے' جو مجھے خاص طور پر جھوٹا سمجھ رہا ہے وہ تو ویسے ہی آزاد ہے جس طرح چاہے مجھ سے سلوک کرے' جو چاہے مجھے کہے'' (-) صبر جیسی کوئی شے نہیں مگر صبر کرنا بڑا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرتا ہے جو صبر سے کام لے۔ دہلی کی سرزمین سخت ہے تاہم سب یکساں نہیں۔ کئی آدمی مخفی ہوں گے' جب وقت آئے گا تو وہ خود سمجھ لیں گے۔ (-) میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی پر حملہ کریں یا اخلاق کے برخلاف کوئی کام کریں۔ خدا تعالیٰ بردباری کا حکم دیتا ہے اور اسی کے مطابق کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ (کی خبروں) کی تفہیم بھی یہی ہے کہ بربادی کریں۔ ہمارے پاس کوئی ایسا شربت نہیں کہ فوراً کسی کے ہاتھ پر ڈال دیں۔''

اس لئے یہ بہت ہی اہم نصیحت ہے جو جماعت کو اچھی طرح ذہن نشین کرنی چاہئے اور ہضم کرنی چاہئے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے الفاظ کو بار بار پڑھنے کی جو نصیحت ہے اس میں یہی بڑی حکمت ہے کہ حضرت (صاحب) کی تحریریں بہت گہری چلتی ہیں۔ (-) اور جب تک انسان گہری نظر سے بار بار مطالعہ نہ کرے اس وقت تک صحیح معنوں میں ان تحریروں کا مفہوم پا نہیں سکتا اور نصیحت سے پورا استفادہ نہیں کرسکتا۔ جو چند باتیں اس نصیحت میں کی گئی ہیں ان میں سے چند نکات جو میں سمجھتا ہوں نمایاں طور پر آپ کے سامنے لانے ضروری ہیں' وہ میں رکھتا ہوں۔

یہ (دعوت الی اللہ) کا دور ہے اور خاص طور پر یہ جلسہ عالمی (دعوت الی اللہ) کی عظیم الشان کامیابیوں کا ایک مظہر تھا اور آئندہ جلسے کے لئے ابھی سے ہمیں تیاری کرنا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی یہ نصیحت کہ مخالفت ہوگی اور شرارتیں ہونگی' صبر سے کام لینا ہے' صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ زبان میں کسی قسم کی سختی اور تلخی نہ ہو بلکہ پیار اور محبت اور صبر کے ساتھ نصیحت کرتے چلے جاؤ۔ یہی وہ نصیحت ہے جس سے سارا (کلام الٰہی) مختلف جگہوں پر بھرا پڑا ہے اور بڑی قوت کے ساتھ (کلام الٰہی) نے اسی نصیحت کو بار بار دہرایا ہے۔ فرماتے ہیں۔ صبر جیسی کوئی شے نہیں مگر صبر کرنا بڑا مشکل ہے۔ اس لئے صبر کے ساتھ دعا اور عبادت کا مفہوم شامل ہو جاتا ہے۔ (کلام الٰہی) فرماتا ہے (-) صبر کے ذریعے مدد مانگو۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی ہے تو صبر دکھاؤ اور صبر کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہارے حق میں جوش مارے گی اور قوت کے ساتھ تمہیں نصیب ہوگی لیکن چونکہ صبر کرنا مشکل ہے اس لئے (عبادت) کا ذکر بھی ساتھ فرمادیا۔ (-) اس تعلق میں یہ دو باتیں سامنے رکھنی چاہئیں۔ اول یہ کہ محض صبر جبکہ انسان خدا کا عبادت گزار بندہ نہ ہو کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ ایسے صبر کی کوئی قیمت نہیں' اسے کوئی پھل نہیں لگتا۔ شاذ کے طور پر بعض حالات میں ایک مظلوم بندے کا صبر مقبول ہو جاتا ہے مگر ایک قاعدہ کلیہ نہیں ہے کہ ہر شخص کا صبر ضرور پھل لائے گا مگر (عبادت کرنے والے) کا صبر ہے جو پھل لائے گا۔ (-) پس مدد مانگو صبر کے ذریعے بھی اور صلوٰۃ کے ذریعے بھی اور دوسرا اس کا معنی یہ ہے کہ صلوٰۃ پر قائم رہو گے تو پھر ہی تمہیں صبر کی توفیق ملے گی۔ جو (عبادت نہ کرنے والے) لوگ ہیں انہیں صبر کی توفیق ہی نہیں ملتی کیونکہ (عبادت) پر قائم ہونا خود ایک بڑا صبر ہے۔

(کلام الٰہی) نے (عبادت) کو صبر کے ساتھ باندھا ہے کہ (عبادت) کی تلقین کرو (-) اور اس بات پر صبر کے ساتھ قائم ہو جاؤ۔ (عبادت) کا صبر کے ساتھ ایک گہرا رشتہ ہے اور حقیقت میں (عبادت) اسی کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرنے والا ہو تو یہ دونوں مضامین ایک دوسرے سے ایک اٹوٹ تعلق رکھتے ہیں جو لازماً جاری رہے گا۔ صابر بندے (عبادت) پر بھی قائم ہوتے ہیں اور (عبادت) پر صبر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر حالت میں پڑھتے ہیں' ہر ابتلاء میں پڑھتے ہیں۔ سخت نیند کی حالت میں بھی اٹھتے ہیں ان کے پہلو بستروں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ سخت تھکن کی حالت میں بھی (عبادت کرتے) ہیں۔ دفتروں میں بھی پڑھتے ہیں' دفتروں سے باہر بھی گھروں میں بھی' گلیوں میں (عبادت) آئے تو گلیوں میں جگہ بنا لیتے ہیں۔ یہ صبر ہے جو (عبادت) کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ تو وہ لوگ جو (عبادت) پر صبر کرتے ہیں وہ جب تکلیفوں پر صبر کرتے ہیں تو پھر (عبادت) کی طرف مزید توجہ پیدا ہوتی ہے۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں ہمیں جب کوئی دکھ کی بات پہنچتی ہے' کوئی پریشانی کی خبر ملتی ہے تو سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وضو کیا اور دروازے بند کئے حجرے کے اور تنہائی میں خدا کے حضور گریہ وزاری کی۔ تو (کلام الٰہی) جب فرماتا ہے صبر کرو اور (عبادت کرو) (-) اس کے ذریعے مدد مانگو تو یہ دونوں ایک لازم ملزوم چیزیں ہیں ان پر آپ کو قائم ہونا ہوگا اور باقی دشمن جو کرے گا شرارتیں وہ تو کرے گا ہی۔ اگر کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں تو اس کی ایک قیمت تو ہمیں دینی پڑے گی یہ تو کامیابیوں کے ساتھ ایک لازمہ ہے۔ جہاں آپ کا صبر کامیابیوں کے ساتھ ایک لازمہ ہے وہاں دشمن کی تکلیف آپ کی کامیابیوں کے ساتھ ایک لازمہ ہے۔ آپ کو کامیابیوں کے نتیجے میں شکر کی توفیق ملتی ہے اور صبر کی توفیق ملتی ہے۔ صبر کی توفیق اس لئے ملتی ہے کہ دشمن کو تکلیف پہنچتی ہے۔ وہ ایذا رسانی کرتا ہے تو پھر آپ کو صبر کی توفیق ملتی ہے۔ اور شکر اور صبر دونوں ہی بڑی نعمتیں ہیں (-) اگر تم شکر کرو تب بھی موجیں ہی موجیں ہیں۔ صبر کرو تو وہ بھی بڑی نعمت ہے۔ تو (صاحب ایمان) تو ہر حال میں کامیاب ہی ہوتا ہے۔ اس پر کوئی اندھیرا ایسا نہیں آتا کہ اس کی ترقی کی رفتار رک جائے۔ دن کو بھی چلتا ہے' رات کو بھی آگے بڑھتا ہے۔ پس اس پہلو سے آپ اپنا باقی وقت شکر کے ساتھ گزاریں اور تیار رہیں کہ دشمن جو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرے گا اس پر لازماً صبر اختیار کرنا ہے اور پھر صبر اور (عبادت) کے ذریعے دشمن کا مقابلہ کرنا ہے۔ اور یہ دو ایسے مؤثر ہتھیار ہیں جو کبھی ناکام نہیں ہوئے۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے صبر کے تعلق میں مثال دی ہے۔ ''دہلی کی سرزمین بڑی سخت ہے'' اب دیکھیں اس کا کیا تعلق ہوا ''صبر جیسی کوئی شے نہیں مگر صبر کرنا بڑا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرتا ہے جو صبر سے کام لے۔ دہلی کی سرزمین بڑی سخت ہے'' تعلق یہ ہے کہ (دعوت الی اللہ) میں صبر کے بغیر بات بنتی نہیں۔ جس زمین کو تم سخت سمجھ کر چھوڑ دیتے ہو بعض دفعہ اسی میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہری بھری کھیتیاں پھوٹنے لگتی ہیں اور وہی زمین بالآخر زرخیز ثابت ہوتی ہے۔ (-)

پس صبر کے ساتھ اس کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ اگر (دعوت الی اللہ) میں صبر نہ ہو تو انسان بہت سی فتوحات اور کامیابیوں سے محروم رہ جاتا ہے۔

پھر فرماتے ہیں ''میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی پر حملہ کریں'' حملہ کریں کا موقع کیا ہے۔ (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں صبر سے کام لیں تو حملے کا کیا موقع ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ بعض دفعہ دشمن اتنی ایذاء رسانی کرتا ہے کہ انسان آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور پھر کمزور ہوتے ہوئے بھی بعض دفعہ عواقب سے بے نیاز ہو کر حملہ کر بیٹھتا ہے۔ بعض دفعہ انسان جس کا صبر کا دامن ہاتھ سے جاتا رہے۔ اتنی تکلیف اسے پہنچے کہ پھر وہ یہ سوچتا بھی نہیں کہ اس کے بعد میں مارا جاؤں یا میرے بھائی بندوں کو نقصان ہوگا۔ بعض دفعہ طیش میں آکر یا خود اپنی تکلیف سے عاجز آکر حملہ کر بیٹھتا ہے۔ تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو معاً جو حملے کا خیال آیا ہے صاف پتہ چل رہا ہے کہ اس کے پس منظر میں آپ بہت تکلیفیں دیکھ رہے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ دلی بھی فتح ہوگی (-) مگر کن کن راہوں سے گزرنا پڑے گا' کن آزمائشوں میں سے ہو کر جانا ہوگا۔ فرماتے ہیں' بعض لوگ حملہ کر بیٹھتے ہیں۔ صاف پتہ چل رہا ہے کہ بہت سخت ایذا رسانی ہوگی' سخت گالیاں دی جائیں گی' سخت تکلیفیں پہنچائی جائیں گی مگر حملہ نہیں کرنا۔ ''میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی پر حملہ کریں یا اخلاق کے برخلاف کوئی کام کریں۔ خدا تعالیٰ بردباری کا کا حکم دیتا ہے اور اسی کے مطابق کرنا چاہئے'' بردباری اور صبر کیا دو الگ الگ چیزیں ہیں؟ ملتی جلتی چیزیں ہیں؟ ان میں کیا فرق ہے۔ صبر تکلیف پر برداشت کو کہتے ہیں یا غم پر برداشت کو کہتے ہیں اور اپنے غصے پر برداشت کو بھی کہتے ہیں۔ ان مختلف مواقع کی نسبت سے صبر کی کیفیت کچھ بدلتی جاتی ہے لیکن بردباری اور چیز ہے۔

بردباری اس حوصلے کو کہتے ہیں جس کے نتیجے میں دشمن تکلیف پہنچا رہا ہے لیکن انسان اس کو اتنا حقیر اور بے حقیقت دیکھتا ہے کہ تکلیف ہوتی بھی نہیں اس کو۔ وہ بڑے وقار اور برداشت کے ساتھ ان باتوں کو سنتا ہے جیسے بعض دفعہ پتھر سے گولیاں ٹکرا کر چپٹی ہو ہو کر گرتی رہتی ہیں اور پتھر کو کچھ بھی نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو تا۔ تو بردباری بھی (صاحب ایمان) کی ایک عظیم صفت ہے جو اس کو ہر قسم کے حملوں سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ فرمایا کہ ہمیں بردباری اختیار کرنی چاہئے۔ بعض دفعہ بچہ چھوٹا سا بچہ ماں باپ کو ٹانگیں مارتا ہے' شور مچاتا ہے' وہ مسکراتے ہوئے اس کو پکڑ کے اپنے سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کوئی ٹانگ نہ لگ جائے مگر غصہ نہیں آتا' کوئی دکھ نہیں پہنچتا جسے وہ برداشت کریں۔ یہ بردباری ہے اور بردباری کے اندر ایک تعلق بھی پنہاں ہوتا ہے۔ کوئی قابل نفرت چیز ہو اس سے انسان ایسی بردباری نہیں دکھا سکتا جیسی ایسے شخص سے جس سے کوئی تعلق' کوئی رشتہ ضرور ہو۔ پس تم نے بنی نوع انسان کی ہمدردی کی خاطر ایک کام شروع کیا اس کے ردعمل کے طور پر انہوں نے تکلیفیں پہنچائیں تو اس طرح دیکھو کہ بے چارے جاہل لوگ ان کو کیا پتہ کیا کر رہے ہیں اور وقار کے ساتھ گزر جاؤ۔

بردباری کے نتیجے میں تکلیف پہنچانے والے کو تکلیف پہنچتی ہے' یہ ایک طبعی امر ہے اور اسی میں آپ کا جواب بھی ہے' اسی میں آپ کا انتقام بھی ہے۔ اس کے بعد پھر صبر آسان ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ بعض لوگ کسی کو گالی دے کر ایذارسانی کرنی چاہتے ہیں اس کو غصہ ہی نہیں آرہا ہوتا۔ وہ سمجھتا ہے ہو سکتا ہے دل میں ہو لیکن ظاہر نہیں ہونے دیتا اور بھی زیادہ وہ شخص مشتعل ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس قدر جوش سے بھر کر پھر وہ گالیاں دیتا ہے اور اگلا اگر اسی طرح بردباری کے ساتھ گزر جائے تو آخری نتیجہ یہ ہے کہ گالیاں دینے والا اپنی گالیوں سے زیادہ متاثر ہوا ہے زیادہ عذاب میں مبتلا ہوا ہے بہ نسبت اس کے جس کو گالیاں دی گئیں۔ تو بردباری ایک عظیم دفاع ہے۔ بعض دفعہ ایک انسان پتھر پہ گولی مارے تو وہی گولی واپس آکر اس کے لئے جان لیوا ہو جاتی ہے۔ تو بردباری کرو تاکہ ساتھ ہی تمہارا انتقام بھی ہو لیکن بردباری میں کوئی ہیجان نہیں ہوتا۔ ایک جوابی حملہ اور کوئی جوابی حرکت نہیں ہے۔ اسی لئے میں نے پتھر کی دیوار سے مثال دی ہے۔ پتھر کی دیوار واپس آکر اس پر حملہ تو نہیں کرتی جیسے جانور کو آپ کچھ کہیں تو وہ آپ پر حملہ کر دے۔ وہ اپنے وقار کے ساتھ اسی طرح عظمتوں کا پہاڑ بنے ہوئے کھڑی رہتی ہے اور گولی آتی ہے اس کو لگ کر واپس گولی مارنے والے کی طرف دوڑتی ہے۔ تو عموماً بنی نوع انسان کے تعلقات میں اسی طرح کا مضمون ہم دیکھتے ہیں۔ ہمیشہ بردبار پر حملہ کرنے والا خود زیادہ تکلیف اٹھاتا ہے۔ تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ایک بہت ہی قیمتی نسخہ ہمارے ہاتھ میں تھما دیا ہے۔ فرمایا "بردباری کا حکم دیتا ہے اسی کے مطابق کرنا چاہئے خدا تعالیٰ (کی خبروں) کی تفہیم بھی یہی ہے کہ بردباری کریں" پس یہاں صبر سے ہٹ کر ایک اور مضمون جو شروع ہوا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے (والی خبروں) کا مفہوم ہے جو آپ بیان فرما رہے ہیں۔ صبر کے مواقع بھی آئیں گے ضرور اور آتے ہیں لیکن بہترین دفاع بردباری ہے۔ پس جماعت کو بھی بردباری سے کام لینا چاہئے۔ فرماتے ہیں "ہمارے پاس کوئی ایسا شربت نہیں کہ فوراً کسی کے ہاتھ پر ڈال دیں" اب ہاتھ پر ڈال دیں اور فوراً میں کیا تعلق ہوا۔ شربت تو پلایا جاتا ہے مگر افراتفری میں کسی کو پیاس ہو تو ہاتھ آگے کرتا ہے۔ کہتے ہیں "پلادے اوک سے ساقی" تو یہ اوک آگے کی جاتی ہے کہ اتنی جلدی ہے کہ گلاس ڈھونڈنے کا بھی وقت نہیں۔ تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی فصاحت و بلاغت ایک عجیب مقام پر ہے' حیرت انگیز ہے۔ جس سرعت کا مضمون بیان کر رہے ہیں اسی طرح یہ نہیں فرمایا کہ ہم اس کے منہ میں ڈال دیں شربت۔ فرمایا اس کے ہاتھ پر ڈال دیں۔ اس نے بھی تو جلدی میں ہاتھ آگے کیا ہے اور ہمارے پاس کوئی ایسا نسخہ نہیں کہ فوراً اس کو صبر کا شربت پلا دیں۔ صبر تو کرتے کرتے آئے گا اور محنت کرنی پڑے گی۔ اپنی تربیت کرنی ہوگی' اپنے آپ کو سلیقہ سکھانا ہوگا اور اس کے لئے انسان اپنی تربیت سب سے اچھی کر سکتا ہے مگر اگر دعا کے ذریعے مدد مانگتا رہے۔ اگر دعا کے ذریعے مدد نہ مانگے تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

پھر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں "صبر کرو کہ یہ وقت صبر کا ہے۔ جو صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے بڑھاتا ہے۔ انتقام کی مثال شراب کی طرح ہے کہ جب تھوڑی تھوڑی پینے لگتا ہے تو بڑھتی جاتی ہے حتی کہ پھر وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا اور حد سے بڑھتا ہے اس طرح انتقام لیتے لیتے انسان ظلم کی حد تک پہنچ جاتا ہے" یعنی وہ شخص بھی جو طبعاً ظالم نہ ہو بلکہ متوازن مزاج رکھتا ہو وہ بھی اگر اپنے آپ کو بار بار انتقام کی اجازت دے گا تو انتقام کی آگ خود ایسی ہے جو مزید کا مطالبہ کرتی چلی جاتی ہے۔ اس میں جہنم کی وہ صفت ہے (۔) جو انتقام کی آگ سے ازخود پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا تم بڑھو گے پھر اور جب بڑھو گے تو ایک ایسا وقت آئے گا کہ حد اعتدال سے تجاوز کر جاؤ گے اور جتنا تم پہ ظلم ہوا ہے اس سے زیادہ ظلم کر بیٹھو گے اور اگر یہ کرو گے تو خود اپنا نقصان کرو گے اور بالآخر اللہ کی نظر سے گر جاؤ گے۔ پس اس خوف سے کہ کہیں ہم اپنے بدلے اتارتے اتارتے اللہ کی نظر سے نہ گر جائیں صبر سے کام لینا بہتر ہے اور جہاں تک ممکن ہے انسان انتقام سے احتراز کرے۔

پھر اپنی جماعت سے خطاب کے عنوان سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نصیحتیں جو ہیں وہ سنئے۔ فرماتے ہیں "ہماری جماعت کے لئے بھی اسی قسم کی مشکلات ہیں (۔) چنانچہ نئی اور سب سے پہلی مصیبت تو یہ ہے کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے تو معاً دوست' رشتہ دار اور برادری الگ ہو جاتی ہے" اب یہاں صبر دوسرے معنوں میں ہے۔ ایک شخص جو احمدی ہوا ادھر صبر کے ابتلاء کا' صبر کی آزمائشوں کا آغاز ہو گیا۔ اور آج کل تو کثرت سے مجھے ایسے خط ملتے ہیں' ایسی اطلاعیں ملتی ہیں کہ ایک خاندان احمدی ہوا ہے اور طرح طرح کے مصائب میں مبتلا ہو گیا' خود اس کے والدین اس کے دشمن ہو گئے۔ اس کو جائیدادوں سے عاق کر دیا گیا بلکہ والدین نے خود غنڈوں کو مقرر کیا بدمعاشوں کو کہ اگر یہ کبھی قریب آئے تو اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو۔ اس قدر سخت مصیبتیں پڑتی ہیں قبول حق کی راہ میں کہ اس کا صبر کے بغیر مقابلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ناممکن ہے کہ انسان صبر کے بغیر ان ابتلاؤں سے زندہ بچ نکل سکے۔ فرماتے ہیں "سب سے پہلی مصیبت تو یہی ہے کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے تو معاً دوست رشتہ دار اور برادری الگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بعض اوقات ماں باپ اور بہن بھائی بھی دشمن ہو جاتے ہیں۔ (سلام) تک روادار نہیں رہتے اور جنازہ پڑھنا نہیں چاہتے۔ اس قسم کی بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض کمزور طبیعت کے آدمی بھی ہوتے ہیں اور ایسی مشکلات پر وہ گھبرا جاتے ہیں لیکن یاد رکھو کہ اس قسم کی مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ (۔۔۔) ۔ ان پر اس قسم کی مشکلات اور مصائب آئیں اور یہ اس لئے آتی ہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان قوی ہو اور پاک تبدیلی کا موقع ملے۔ دعاؤں میں لگے رہو۔ پس یہ ضروری ہے کہ تم (۔) صبر کے طریق کو اختیار کرو"

"وہ دوست جو تمہیں قبول حق کی وجہ سے چھوڑتا ہے وہ سچا دوست نہیں ورنہ چاہئے تھا کہ تمہارے ساتھ ہوتا۔ تمہیں چاہئے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے ہیں اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلے میں شمولیت اختیار کر لی ہے ان سے دنگا فساد مت کرو۔ بلکہ ان کے لئے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی بصیرت و معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے"

یہاں دعا کے ساتھ "غائبانہ" کا لفظ لگا دیا ہے۔ بعض دفعہ بعض دعائیں لوگوں کو سنانے کے لئے ہوتی ہیں کہ اچھا تم یہ کہہ رہے ہو' ہم یہ دعا دیتے ہیں۔ اس میں بھی ایک انانیت کا پہلو ہوتا ہے۔ یہ بتانا مقصود ہے کہ تم گندے ہو اور ہم صاف ہیں۔ لیکن حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے غائبانہ کا لفظ داخل کر کے خصوصیت کے ساتھ ہماری توجہ اس طرف پھیر دی کہ جب تمہارا دشمن جو تمہاری بدی چاہتا ہے ہر قسم کی زیادتیاں تم پر کر رہا ہے' تمہیں دیکھ بھی نہیں رہا اس وقت اگر تم اس کی ہمدردی میں اس کے لئے دعا کرو گے تو یہ تمہاری سچائی کی علامت ہے اور تمہاری دعا کی قبولیت کا ایک نشان بن جائے گا۔ کیونکہ ایسی دعائیں جو تکلیف دینے والے کے لئے کی جاتی ہیں اور اس کو پتہ بھی نہیں کہ کیا ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ ایسی دعاؤں کو زیادہ قبول فرماتا ہے۔

فرماتے ہیں "ان کے لئے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی بصیرت و معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔"

اب یہ بھی بہت ہی اہم نصیحت ہے اگر وہ کہتے ہیں کہ تم بد ہو گئے ہو تو بد ہو کر تمہیں پاک رسمیں کیسے نصیب ہو گئیں اچھی راہ کیسے مل گئی۔ پس نیکیوں میں آگے بڑھو اور ایسا پاک نمونہ دکھاؤ کہ دشمن خود دیکھ لے اور سمجھ لے کہ اس نے جو بھی راہ اختیار کی ہے وہ اچھی ہے اور ہم سے بہتر انسان بن رہا ہے۔ اور بسا اوقات رشتے داروں میں (دعوت الی اللہ) میں سب سے موثر ذریعہ یہی بنتا ہے۔ جب وہ تکلیفیں دینے والے تکلیفیں دے رہے ہیں' جواباً کوئی سختی کا عمل نہیں دیکھتے بلکہ ضرورت کے وقت کام آنے والا بیٹا یہی ثابت ہوتا ہے جو احمدیت اختیار کرنے کے نتیجے میں ان کی طرف سے کاٹا گیا تھا۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ پہلے سے بڑھ کر بااخلاق ہو گیا ہے' (عبادات) پر قائم ہو گیا ہے' غریبوں کا ہمدرد ہو گیا ہے' بنی نوع انسان کی بھلائی چاہتا ہے تو ایسے نیک نمونے کا بہت گہرا اثر پڑتا ہے اور زبانی (دعوت الی اللہ کے مقابل پر ایسے شخص کا پاک نمونہ بہت زیادہ قوی اور موثر (دعوت الی اللہ) بن جاتا ہے۔

"دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں" اب مامور تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) ہیں ہی لیکن خصوصیت کے ساتھ اس امر پر مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں۔ (۔) آپ فرماتے ہیں میں اس بات پر مامور کیا گیا ہوں کہ تمہیں اس بات کی بار بار نصیحت کروں۔

"بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کی فساد اور ہنگامے کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو"

اب یہ جو کھسکنا لفظ ہے یہاں بہت برمحل استعمال ہوا ہے۔ دراصل کھسکنا کسی بدنی خطرے سے بچنے کی خاطر نہیں ہے بلکہ اشتعال سے بچنے کی خاطر ہے۔ یہ مضمون ہی وہ بیان ہو رہا ہے۔ فرمایا ہے جب دشمن گندی زبان استعمال کرتا ہے' ظالمانہ حملے کرتا ہے تو تم بعض دفعہ دیکھتے ہو کہ شاید تم میں اب طاقت نہ رہے کہ زیادہ صبر کر سکو اور ہو سکتا ہے تمہارا پیمانہ لبریز ہو جائے اور تم بھی جواباً ویسی ہی کاروائی شروع کر دو۔ تو ایسی صورت میں کھسکنے کا مطلب یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہے خاموشی سے الگ ہو جاؤ۔ یعنی ایسے محل ہی سے گریز کرو' ایسے مقام سے اجتناب کرو اور الگ ہونے کی کوشش کرو۔ اور کھسکنے میں آہستگی بھی پائی جاتی ہے' تیزی سے بھاگنا نہیں ہے۔ تیزی سے بھاگنے والے کو کھسکنے والا نہیں کہتے۔ بھاگنے کے ساتھ خوف شامل ہے اور کھسکنے کے ساتھ ایک سلیقہ' طریقہ ہے کہ خاموشی سے'

آہستہ سے نکل جاؤ وہاں سے۔ بھاگ کر نہیں جانا اس میں بھی بے غیرتی ہے اور بزدلی ہے اور (صاحب ایمان) بے غیرت اور بزدل نہیں ہوا کرتا۔

"اور نرمی سے جواب دو" جواب دینا ہے نرمی سے دینا ہے۔ "بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑے جوش کے ساتھ مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں وہ طریق اختیار کرتا ہے جو مفسدانہ طریق ہو جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو۔ لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تو خود اسے شرم آجاتی ہے اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے"۔

بعض اوقات ایسے خوفناک قتال سے انسان صبر کے ذریعے نجات پاتا ہے جہاں توپیں بیکار ہوتیں لیکن صبر نے بڑے غالب دشمن کے شر سے انسان کو بچالیا۔ پس حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کوئی مبالغہ آمیزی سے کام نہیں لے رہے' بہت گہری حقیقت ہے کہ "صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔ صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کرلیتا ہے" ایک زائد بات اس میں یہ ہے کہ توپیں دلوں کو فتح نہیں کیا کرتیں۔ وہ جسموں کو مار تو دیتی ہیں اور ایک انسان کی عزت کو خاک میں تو ملا دیتی ہیں مگر دل نہیں جیتا کرتیں۔

"یقیناً یاد رکھو کہ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے" اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے۔ دیکھیں کیسا اپنائیت کا اظہار ہے اور بلند توقعات کو ایک چھوٹے سے جملے میں کس وضاحت کے ساتھ بیان فرمادیا ہے۔ ہے ہماری جماعت کا' لڑپڑتا ہے چھوٹی سی باتوں پر' فرمایا مجھے اس کا بہت رنج پہنچتا ہے۔ "اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی" اب ٹھہرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے' نہیں فرمایا۔ فرمایا ٹھہرے گی۔ اس بات میں قطعاً شک نہیں ہے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو کہ عارضی انفرادی کمزوریوں کے باوجود لازماً یہی وہ جماعت ہے جس نے تمام دنیا میں نمونہ بننا ہے تو فرمایا کہ عارضی انفرادی کمزوریوں کے باوجود لازماً یہی وہ جماعت ہے جس نے تمام دنیا میں نمونہ بننا ہے تو فرمایا کہ "خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی۔ اب جو نمونہ ٹھہرے گی کا محاورہ ہے یہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) پر ایک عظیم گواہ ہے۔ ورنہ ایک شخص اپنے نفس سے جو باتیں کرتا ہے وہ یہ بات نہ کہے کہ ٹھہرے گی۔ وہ کہے کہ خدا تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ جس کو نمونہ بنانے کے لئے قائم کیا گیا ہے وہ اس طرح میدان چھوڑ جائے اور صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دے۔ آخری فتح پر کامل یقین ہے' نظر دور تک ہے۔ فرمایا یہ تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ یہ جماعت صبر کا نمونہ نہ بنے۔ عارضی' انفرادی غلطیوں سے صدمے تو مجھے پہنچتے ہیں مگر یہ یقین اپنی جگہ کامل ہے کہ لازماً یہ جماعت ایک دن صبر کا نمونہ بن کر ابھرے گی۔ "وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے" صبر کی راہ سے ہٹنا تقویٰ کی راہ سے ہٹنا ہے۔ "بلکہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تائید کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے" یعنی بے صبرے کا اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ "نہایت کار اشتعال اور جوش کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ مجھے گندی گالیاں دی جاتی ہیں" اب ایک اور بہت ہی پیاری توقع اپنی جماعت سے جو علم پر مبنی ہے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) بتا رہے ہیں کہ احمدی اپنی وجہ سے بھی بعض دفعہ جوش میں آجاتے ہیں مگر "نہایت کار" آخری جو ابتلاء ان پر در پیش آتا ہے وہ اس وقت آتا ہے جب مجھے گندی گالیاں دی جاتی ہیں' اس وقت کوئی احمدی برداشت نہیں کر سکتا۔ تو "نہایت کار" کے لفظ نے ایک عجیب نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے جماعت کا۔ یعنی حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی یہاں تک نظر ہے۔ فرمایا' چلو وہاں تک ہو گا نہ پھر۔ میں جانتا ہوں کہ تمہاری کیا حالت ہوتی ہے۔ "تم اس معاملہ کو خدا کے سپرد کر دو تم اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ میرا معاملہ خدا پر چھوڑ دو" میری خاطر آگے آکر صبر کے پیمانے توڑ کر وہاں قدم نہ رکھو جہاں قدم رکھنے کے تم مجاز نہیں ہو' جس کی اجازت نہیں ہے۔ فرمایا میرا معاملہ' میرا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ "تم ان گالیوں کو سن کر بھی صبر اور برداشت سے کام لو۔ تمہیں کیا معلوم ہے کہ میں ان لوگوں سے کس قدر گالیاں سنتا ہوں" تم چند گالیاں سن کر آپے سے باہر ہو جاتے ہو بعض دفعہ' تمہیں کیا پتہ میں کتنی سنتا ہوں۔ "اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گندی گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط آتے ہیں اور کھلے کارڈوں میں گالیاں دی جاتی ہیں۔ بیرنگ خطوط آتے ہیں جن کا محصول بھی دینا پڑتا ہے اور پھر جب پڑھتے ہیں تو گالیوں کا طومار ہوتا ہے" اس سے زیادہ تکلیفیں تمہیں تو نہیں پہنچ سکتیں۔ "جن کا محصول بھی دینا پڑتا ہے اور پھر جب پڑھتے ہیں تو گالیوں کا طومار ہوتا ہے۔ ایسی فحش گالیاں ہوتی ہیں کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ کسی (-) کو بھی ایسا گالیاں نہیں دی گئیں"(-)

فرماتے ہیں "ایسی فحش گالیاں ہوتی ہیں کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ کسی (-) کو بھی ایسی گالیاں نہیں دی گئیں۔"(-)

اس لئے میں آپ سے کہتا ہوں کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے کلام کو غور سے سنا کریں اور بڑے غور سے پڑھا کریں۔ ایک دفعہ یہ سمجھ نہ آئے تو دوسری دفعہ پڑھا کریں۔ آپ کا ہر لفظ ایک بہت ہی احتیاط کے ساتھ چنا ہوا ایک نگینہ ہوتا ہے جو جہاں بٹھایا جاتا ہے وہیں بیٹھنے کے لائق ہوتا ہے۔ اس سے اردگرد اس کو آپ سرکا نہیں سکتے (-) لیکن یہ سب کچھ سننا پڑتا ہے۔ جب میں صبر کرتا ہوں تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی صبر کرو۔ جب مجھے امام مانا ہے اپنے متعلق میں ایسے صبر سے کام لیتا ہوں تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی صبر کرو۔ "درخت سے بڑھ کر تو شاخ نہیں ہوتی" ۔درخت کے اوپر حملہ ہوتا ہے اور درخت جو نمونے دکھاتا ہے کیا شاخ کو زیب دیتا ہے کہ وہ نمونے نہ دکھائے۔ "تم دیکھو کہ یہ کب تک گالیاں دیں گے۔ آخر یہی تھک کر رہ جائیں گے" دیتے چلے جائیں' دیتے چلے جائیں' آخر تھک کر رہ جائیں گے۔ آج ہی مجھے کوئی کہہ رہا تھا کہ اس عالمی جلسے کے بعد (-) بیان آرہے ہیں ان میں کچھ تھکن کے آثار دیکھ رہا ہوں میں۔ بہت ہی پیاری بات ہے۔ حضرت بانی (سلسلہ عالیہ احمدیہ) یہی لکھ رہے ہیں' یہی (-) فرما رہے ہیں کہ تم دیکھو گے کہ آخر کہاں تک جائیں گے یہ "آخر یہی تھک کر رہ جائیں گے۔ ان کی گالیاں' ان کی شرارتیں اور منصوبے مجھے ہرگز تھکا نہیں سکتے۔" پس ہم اس کے غلام ہیں جس کے خمیر میں' جس کی مٹی میں ناکامی کا خمیر نہیں' جسے کوئی چیز تھکا نہیں سکتی۔ پس آپ بھی کامل وفاداری کے ساتھ حضرت بانی (سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے قدم پر قدم رکھتے ہوئے آگے بڑھیں اور کسی آزمائش' کسی دکھ' کسی تکلیف کے مقابل پر تھکنا نہیں اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔(-)

"اگر یہ گالیاں کوئی روک پیدا کر سکتی ہیں تو دو لاکھ سے زیادہ جماعت کس طرح پیدا ہو گئی" اب دیکھیں سو سال پہلے جس وقت کی یہ تحریر ہے پوری جماعت کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ دو لاکھ سے زائد جماعت کیسے پیدا ہو گئی۔ اب وہی (حضرت بانی سلسلہ) کا صبر اور دعائیں ہیں جن کے نتیجے میں اب ایک ایک سال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آٹھ آٹھ لاکھ سے زیادہ جماعت پیدا ہو رہی ہے۔ اور یہی صبر ہے اور یہی توکل ہے جو کل اس تعداد کو بھی دگنا کر سکتا ہے اگر اللہ چاہے۔

پس سارا سال شکر سے کام لو' سارا سال صبر کے ساتھ چمٹے رہو' ان کی گالیوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کرو۔ نہ پہلے ان کی گالیاں کوئی نقصان پہنچا سکی تھیں نہ آئندہ نقصان پہنچا سکیں گی۔ ہم دیکھیں گے کہ دن بدن یہ تھکتے چلے جا رہے ہیں اور مایوس اور نامراد ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ایک وقت لازماً آئے گا کہ ان کے چہروں پر ان کی ناکامیوں اور نامرادیوں کی سیاہیاں پھیل جائیں گی۔ وہ دن ہو گا جب کہ (ایمان والوں) کے چہرے اللہ کے احسانات سے روشن ہوں گے اور دن بدن روشن تر ہوتے چلے جائیں گے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

حضرت اماں جان

ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے

حضرت ام محمود نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے متعلق ستارہ مظفر اپنی کتاب ہراول دستہ میں لکھتی ہیں۔

سلسلہ کی تاریخ کی پہلی خاص تحریک مینارہ کے متعلق 28 مئی 1900 کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک اشتہار شائع فرما کر کی۔ جس میں مینارہ کی برکات اور ثمرات کا تفصیل سے ذکر کیا اور تعمیر کے خرچ کا اندازہ دس ہزار روپے تھا۔ حضرت صاحب نے جماعت کے خاص گروہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جماعت کے ایک سو خدام ایک ایک سو روپیہ ادا کریں۔ اس تحریک میں حضرت اماں جان نے شاندار قربانی کی اور کل اندازہ خرچ کا دسواں حصہ ادا کیا۔ اور یہ رقم دہلی میں واقع اپنی ایک جائیداد فروخت کر کے ادا کی۔

مخلوق خدا کی اصلاح' دعوت الی اللہ' دینی احکام کے استحکام' درس اخلاق' مخلوق خدا سے ہمدردی کے ساتھ ساتھ مالی طور پر جب بھی ضرورت پڑی آپ نے اپنے مال و دولت کو کبھی علیحدہ نہ سمجھا۔ اور ہر ضرورت کے وقت فراخ دلی سے پیش کیا۔

ایک مرتبہ 1898 کے شروع میں بعض اہم دینی ضروریات کے لئے رقم کی ضرورت پڑی۔ حضرت اماں جان نے فرمایا

"باہر سے قرضہ لینے کی کیا ضرورت ہے۔ میرے پاس ایک ہزار نقد ہے اور کچھ زیورات ہیں وہ آپ لے لیں" آپ نے فرمایا میں بطور قرضہ لیتا ہوں۔ اور اس کے عوض باغ رہن کر دیتا ہوں۔ تو حضرت اماں جان جس طرح آپ کو پیش کر رہی تھیں۔ مگر حضرت صاحب نے جماعت کو سبق دینے کے لئے کہ بیویوں کا مال ان کا اپنا مال ہوتا ہے۔ قرض کے طور پر لیا۔ حضرت صاحب نے بھی دلداری اور دلجوئی اور عزت و تکریم میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ گھریلو معاملات میں کوئی خامی ہوتی تو چشم پوشی اور عفو سے کام لیتے۔ اور بات کو ہنس کر ٹال دیتے۔

حضرت اماں جان کے قابل قدر قابل صد احترام بھائی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گاہے گاہے باز خوان

بشکریہ ہفت روزہ "لاہور"

ایک ستارہ جو صرف غربت میں چمکتا ہے

ایک خاتون نے کس تعجب سے کہا ہم نے کرکٹ کا ورلڈ کپ ہار اگر عمران خاں کے ساتھ شامیں تابڑتوڑ منائی جا رہی ہیں۔ ہم نے سائنس کا ورلڈ کپ جیتا مگر ڈاکٹر عبد السلام کو کوئی نہیں پوچھتا اور ہم نے تعجب اس پر کیا کہ ایسی فضا میں کہ جب

کس نمی پرسد کہ بھیا کیستی

فیض فاؤنڈیشن نے اس نامور سائنسدان کے اعزاز میں ایک شاندار تقریب کا اہتمام کر ڈالا۔

اس تقریب میں ایک تعجب کی بات بیگم ایلس فیض نے بتائی کہ تیسری دنیا میں جن جن سائنسدانوں کو نوبیل پرائز ملا انہوں نے ایک ایک کر کے اپنی قومیت بدل لی۔ صرف دو بچ گئے جنہوں نے اپنی قومیت کو برقرار رکھا ان میں سے ایک انتقال کر چکا ہے۔ دوسرے عبد السلام ہیں کہ پہلے بھی پاکستانی تھے اور اب بھی پاکستانی ہیں۔

مگر صاحب کیسے پاکستانی ہیں خود ڈاکٹر عبد السلام ہی کا کیا ہم سناتے ہیں۔ کسی معزز وزیر نے فرمایا:۔

کہ ڈاکٹر عبد السلام پاکستان آنے سے گھبراتے ہیں اور ڈاکٹر عبد السلام نے کہا کہ میں پاکستان آنے سے نہیں گھبراتا۔ پاکستان میں لوگ مجھے بلانے سے گھبراتے ہیں۔ پاکستان ٹی۔ وی ہی کو دیکھ لو۔ کبھی اس نے ہمیں جھوٹوں نہیں پوچھا صاحب عجب ثم العجب پاکستان ٹی۔ وی کرکٹ ہارنے جیتنے والے ہیروز کے انٹرویو کس ذوق و شوق سے کرتا ہے۔

مگر جس نے سائنس میں کمال دکھایا اور نوبیل پرائز حاصل کیا اسے خاطر میں نہیں لاتا۔

اس سے ہم نے یہ جانا کہ ہمارے اصلی سٹار کرکٹ کے سپر سٹار ہیں سائنس کے اس سپر سٹار کا حال تو اس ستارے کا سا ہے۔ جس کے متعلق علامہ اقبال نے کہا ہے کہ

غربت میں جا کے چمکا گمنام تھا وطن میں

تو اس اعتبار سے یہ تقریب ایک غیر معمولی تقریب تھی س شہر میں ڈاکٹر عبد السلام کی یہ شاید پہلی منہ دکھائی ہے۔ یہ تقریب جشن فیض کی آخری تقریب تھی جو ڈاکٹر عبد السلام کے ایک توسیعی لیکچر کے لئے وقف کی گئی تھی اور اسے جشن فیض کا حاصل سمجھئے۔

ویسے جب ہم نے جشن فیض کی اگلی پچھلی تقریبات پر غور کیا تو ہمیں کچھ یوں محسوس ہوا کہ ان تقریبات میں اب تک توسیعی خطبات کا سلسلہ سب سے زیادہ کامیاب رہا ہے۔

ویسے تو ہر سال اس موقعہ پر ایک سیمینار بھی ہوتا ہے مگر اس کی حیثیت زیادہ تر نمائشی ہوتی ہے۔

ہر برس سوویٹ روس سے کوئی سکالر آکر مہمان ہوتا ہے کچھ بین الاقوامی شخصیتیں اور ان کے پیغامات سنائے جاتے ہیں۔ مگر وہاں ابھی تک کوئی فکر انگیز مقالہ سننے میں نہیں آیا۔

توسیعی خطبات تب سے اب تک تین ہوئے ہیں ایک لیکچر پروفیسر کرار حسین کا ایک مقالہ علی سردار جعفری کا اور اب ایک لیکچر ڈاکٹر عبد السلام کا'

اور یہ تینوں ہی خطبے اپنی اپنی جگہ فکر انگیز تھے۔ اچھا ہو کہ فیض فاؤنڈیشن والے اس سلسلہ میں وقفہ نہ آنے دیں اور اسے اپنی سالانہ تقریبات کا لازمی حصہ بنالیں۔

ویسے ڈاکٹر صاحب نے جو لیکچر دیا وہ اگر چھپی ہوئی شکل میں ہمارے ہاتھوں میں ہوتا تو اچھا ہوتا ایک قباحت وہاں یہ پیدا ہوئی کہ سامعین کی تعداد زیادہ تھی۔ اور مائیک ڈاکٹر صاحب کی آواز کا پورا ساتھ نہیں دے رہا تھا اور یہ لیکچر ایسا تھا کہ پوری یکسوئی سے کان لگا کر پورا سنا جاتا تب ہی بات سمجھ میں آسکتی تھی۔

موضوع زیر بحث سے قطع نظر کر کے ڈاکٹر صاحب نے جو باتیں کیں وہ مائیک کی بے وفائی کے باوجود یاروں تک پہنچ گئیں۔

ڈاکٹر صاحب ہمیشہ اس بات پر افسوس کرتے ہیں یہاں بھی افسوس کر رہے تھے کہ

کلام الٰہی میں تو غور و فکر کرنے پر اتنا زور دیا گیا ہے مگر پاکستان میں غور و فکر کو در خور اعتنا ہی نہیں سمجھا جاتا۔ سائنس سے کتنی بے اعتنائی برتی جاتی ہے۔

یہ وہ زمانہ ہے کہ ہر ملک کی ایک سائنس پالیسی بھی ہوتی ہے پاکستان کا یہ حال ہے کہ دوسرے معاملات میں تو اس کی پالیسی ہوتی ہے۔ شاید کوئی خارجہ پالیسی بھی ہوتی ہے مگر سائنس پالیسی نام کی کوئی چیز یہاں نہیں ہوتی۔ ویسے ڈاکٹر عبد السلام اب کے ایک منصوبہ لے کر آئے ہیں یہ حلقہ ارباب سائنس کے قیام کا منصوبہ ہے۔

ایک چیز اسی شہر میں حلقہ ارباب ذوق ہوا کرتی تھی جوں جوں ذوق زوال کرتا گیا حلقہ ارباب ذوق کا حال پتلا ہوتا چلا گیا اب حلقہ ارباب سائنس کا آغاز ہوا چاہتا ہے اس کی کیا شکل نکلے گی۔ اور کیا اس کے واسطے سے سائنسی علوم کا ذوق و شوق ہمارے یہاں پیدا ہو سکے گا۔ ہاں یہی تو دیکھنا ہے۔

(روزنامہ مشرق 3۔ مارچ 1988ء)

(ہفت روزہ لاہور 20۔ اپریل 1996ء)

بقیہ صفحہ 4

فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ہوش میں کبھی حضرت صاحب کو حضرت سیدہ سے ناراض نہ دیکھا بلکہ ہمیشہ وہ حالت دیکھی جو ایک آئیڈیل (Ideal) جوڑے کی ہونی چاہئے۔ بہت کم خاوند اپنی بیویوں کی وہ دلداری کرتے جو حضرت صاحب فرماتے تھے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت صاحب آپ کا اس قدر اکرام اور اعزاز کرتے تھے۔ آپ کی خاطرداری اسقدر ملحوظ رکھتے تھے کہ عورتوں میں اس بات کا چرچا رہتا تھا۔

اتنی محبت کرنے والے زندگی کے ساتھی کی وفات پر حضرت اماں جان کی زندگی کا سب سے بڑا امتحان تھا۔ اس پر آپ نے صبر و رضا اور توکل علی اللہ کامل ایمان کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ سید محمد حسین شاہ صاحب کی روایت ہے کہ آپ برقعہ پہنے خدمت میں حاضر رہیں۔ اور کبھی سجدے میں گر جاتیں اور بار بار یہی کہتیں اے حی و قیوم خدا' اے میرے پیارے خدا' اے قادر مطلق خدا' اے مردوں کو زندہ کرنے والے خدا' تو ہماری مدد کر اے وحدہ لاشریک اے خدا میرے گناہوں کو بخش میں گنہگار ہوں۔ اے میرے مولا میری زندگی بھی ان کو دے دے۔ میری زندگی کس کام کی ہے۔ یہ تو دین کی خدمت کرتے ہیں بار بار یہی الفاظ آپ کی زبان پر تھے کسی قسم کی جزع فزع آپ نے نہیں فرمائی۔ اور آخر میں جب انجام بہت قریب تھا آپ نے فرمایا۔ اے میرے خدا یہ تو ہمیں چھوڑتے ہیں مگر تو ہمیں نہ چھوڑیو۔ جب حضرت صاحب کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی تو حضرت اماں جان نے فرمایا (ہم اللہ ہی کے لئے ہیں.........) اور بس خاموش ہو گئیں۔ کسی قسم کا جزع فزع نہیں کیا۔ اندر بعض مستورات نے رونا شروع کیا تو آپ نے ان عورتوں کو بڑے زور سے جھڑک دیا اور کہا کہ میرے تو خاوند تھے میں نہیں روتی تم رونے والی کون ہوتی ہو۔ صبر و استقلال کا نمونہ ایسی پاک عورت سے جو ناز و نعمت میں پلی ہو اور جس کا ایسا روحانی بادشاہ اور ناز اٹھانے والا پاک خاوند انتقال کر جائے ایک زبردست اعجاز تھا۔

(تاریخ احمدیت ص 560)

اور پھر کچھ دیر کے بعد بچوں کو جمع کیا صبر کی تلقین کرتے ہوئے بڑے درد اور جوش سے نصیحت فرمائی کہ بچو! گھر خالی دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے۔ انہوں نے آسمان پر تمہارے لئے دعاؤں کا بھاری خزانہ چھوڑا ہے جو تمہیں وقت پر ملتا رہے گا۔

حضرت صاحب کی وفات کے بعد آپ کا جنازہ قادیان میں لایا گیا اور باغ کے بڑے کمرے میں رکھا گیا۔ آپ پائنتی کی طرف کھڑی تھیں اور نہایت دردناک آواز میں فرمایا۔

تیرے سبب سے میرے گھر میں فرشتے اترتے تھے۔ حضرت کی وفات ہوئی تو آپ پر قرض تھا۔ جو حضرت اماں جان نے جماعت کے لوگوں کو ادا کرنے کے لئے نہیں کہا بلکہ اپنا زیور بیچ کر قرض ادا کر دیا۔

آپ کی بیٹی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے خاوند حضرت نواب محمد علی خان صاحب شدید بیمار تھے۔ قدرتی طور پر آپ کو اس کا شدید احساس تھا۔ دن میں دو تین مرتبہ حضرت امام جماعت الثانی کے پاس صحت و عمر میں برکت کے لئے دعا کی یاددہانی کے لئے کسی نہ کسی خادمہ کو بھجواتیں۔ خود بھی دعا کرتیں اور دار السلام جا کر طبیعت پوچھتیں۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت امام جماعت الثانی فرماتی تھیں۔ کہ آپ عجیب طرح کے کرب میں مبتلا تھیں لیکن کرب کا اظہار ہم عوام الناس کی طرح نہ تھا وہ کرب بڑے باوقار طریق پر تھا۔ لیکن جب اللہ کی مشیت پوری ہو گئی۔ میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ آپ اس قدر مطمئن تھیں آپ راضی برضا ہو جانے کی اس قدر خوبصورت تصویر تھیں۔ سوائے ہم اللہ ہی کے لئے ہیں......... کا کلمہ جو بار بار آپ کے منہ سے نکل رہا تھا کوئی دوسرا لفظ آپ نے نہ کہا۔ گھبراہٹ میں ٹہلتی تھیں اور اگر کچھ فرمایا تو یہ کہ لڑکیو مبارکہ کو دوسرے کمرہ میں لے جاؤ۔ اس سے زیادہ آپ نے کچھ نہیں کیا۔ یہ راضی برضا ہونے کا عجیب نظارہ تھا۔ اور میرا ایمان اس پر زیادہ پختہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ ایسے ہی کسی کو کوئی مقام نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ اسی کو ایسے مقام سے نوازتا ہے جو دراصل اس کا اہل ہوتا ہے۔ آپ ہی وہ عظیم ہستی تھیں جنہوں نے اپنے پہلے نہایت خوبصورت سوا سال کے بچے کی آخری بیماری میں دیکھا کہ حالت مایوس کن ہے تو فرمایا میں اپنی عبادت قضا کیوں کروں۔ عبادت کی اور بچے کا حال معلوم کیا جو فوت ہو چکا تھا۔ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں......... پڑھ کر خاموش ہو گئیں۔ اور خدا کی رضا پر راضی ہو گئیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پکا یقین تھا۔ ایک لحہ کے لئے بھی آپ کے دل میں کوئی شک پیدا نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے وعدوں کے مطابق عظیم الشان اولاد سے نوازا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

توبہ کے درخت بولو تا تم اس کے پھل کھاؤ۔ توبہ کا درت بھی بالکل ایک باغ کے درخت کی مانند ہے جو بھی حفاظتیں اور خدمات اس باغ کے لئے جسمانی طور پر ہیں وہی اس توبہ کے درخت کے واسطے روحانی طور پر ہیں پس اگر توبہ کے درخت کا پھل کھانا چاہو تو اس کے متعلق قوانین اور شرائط کو پورا کرو۔ ورنہ بے فائدہ ہو گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

یادداشت بھی الجھے ہوئے دھاگوں کی طرح ہوتی ہے ایک سرا پکڑ کر کھینچنے لگو تو الجھتے الجھتے سلجھنے لگتا ہے اور سلجھتے سلجھتے الجھنے لگتا ہے۔ واقعات آپس میں اس طرح گڈمڈ ہوتے نظر آتے ہیں کہ ایک دوسرے کا پیچھا ہی نہیں چھوڑتے۔ ایک واقعہ یاد آنے پر ویسا ہی ایک اور واقعہ یاد آجاتا ہے کبھی دیکھا آپ نے کہ دو چار دوست بیٹھے ہوں اور سانپوں کی بات شروع ہو جائے تو یوں لگتا ہے کہ ہر شخص کو سانپ کا کچھ نہ کچھ تجربہ ضرور ہے۔ ایک کہانی کے بعد دوسری کہانی سننے کو ملے گی۔ اور لطف آتا چلا جائے گا۔ صرف سانپوں کی ہی بات نہیں ہے اور کئی باتیں ایسی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ ایسا ربط رکھتی ہیں کہ ایک کی یاد دوسری بات کی یاد دلا دیتی ہے۔ ایک عزیزہ نے کہا کہ یونیورسٹی کا ایک امتحان دے کر اب تقریباً فارغ ہوئی ہوں۔ تقریباً اس لئے کہا کہ ابھی ایک پرچہ رہتا تھا جو کئی دنوں کے بعد ہونے والا تھا۔ لیکن محسوس یہی ہوتا تھا کہ امتحان ختم ہو گیا ہے۔ امی جی اس کے ساتھ بڑی محنت کر رہی تھی۔ وہ کہنے لگیں کہ اب اس کا امتحان ختم ہوا ہے تو مجھے نیند ہی نیند آ رہی ہے۔ یوں لگتا ہے دو تین دن سے سوئی ہوئی ہوں۔ بعض ضروری کام کرنے کے بعد پھر لیٹ جاتی ہوں۔ اور لیٹتے ہی نیند آجاتی ہے۔ اور پھر جب تک کوئی اٹھائے نہ اٹھ ہی نہیں سکتی۔ یہ بات سن کر یاد آگیا کہ ایسی ہی کیفیت ایک دفعہ میرے ساتھ بھی ہوئی تھی۔ لاہور کے ایک کالج میں پڑھتے ہوئے جب یونیورسٹی کا ایک امتحان دیا اور اس کے لئے دن اور رات ایک کر دیئے تو امتحان کے اختتام پر نیند آنی شروع ہو گئی۔ کھانے کے وقت اور عبادت کے وقت تو جاگ اٹھتا تھا لیکن باقی سارا وقت نیند میں گزرتا۔ نیند بے ہوشی سی لگتی تھی۔ اٹھنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ دراصل یہ سب کچھ تھکان کے نتیجہ میں تھا۔ دن رات پڑھتے رہنا تھکان ہی تو پیدا کرتا ہے۔ اس کے بعد سوچنا شروع کیا کہ پڑھنے کا کیا طریق ہونا چاہئے ان دنوں دو سال کی پڑھائی کا فائنل امتحان ہوتا تھا تو یوں لگتا تھا دو سال کا بوجھ سر پر ہے جو آج سے دو سال پہلے کلاس روم میں پڑھا تھا۔ وہ آج پوچھا جا رہا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ان دو سالوں کے درمیان کئی باتیں جو اپنے وقت پر تو یوں لگتا ہے کہ یاد ہو گئیں ہیں بھول جاتی ہیں اسی لئے یہ کہا جاتا تھا کہ امتحانی کمرہ میں جانے سے پہلے جس مضمون کا امتحان ہو اس کی کتاب کا انڈیکس ضرور دیکھ لینا چاہئے۔ انڈیکس سے ساری کتاب کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ اور کئی دفعہ یہ بات آزمائی بھی ہے کہ انڈیکس دیکھنے سے بڑا فرق پڑ جاتا ہے ساری کتاب کا فوری طور پر پڑھنا تو آسان نہیں ہوتا لیکن انڈیکس سے موضوعات سامنے آجاتے ہیں اور کچھ دھندلی سی یادیں بھی۔ اگر یہ دھندلی سی یادیں بھی سامنے آکر سوال حل کرنے میں مدد دیں تو خاصا فائدہ ہوتا ہے گویا کہ ہم نے نتیجہ یہ نکالا کہ دو سال کی پڑھائی کو یاد رکھنا تو آسان نہیں لیکن اگر ہم نے انڈیکس کی طرح نوٹ لئے ہوتے سو صفحہ کی کتاب کو دس صفحوں میں ضبط تحریر میں لے آتے تو جہاں سو صفحے پڑھنا مشکل ہے وہاں دس صفحے پڑھنا تو مشکل نہیں۔ دس صفحے پڑھ لئے جاتے اور کتاب کے سو صفحے سامنے آجاتے۔ لیکن بعض اوقات ان باتوں کا خیال اس وقت آتا ہے جب امتحان کی تیاری کا وقت گزر جاتا ہے بلکہ جب امتحان بھی ختم ہو جاتا ہے۔ بہرحال ہم اپنے طلباء سے یہی کہنا چاہیں گے کہ زیادہ مناسب یہی ہے کہ امتحان کے قریب آکر زیادہ تھک جانے کی بجائے شروع سے ہی ایسا انتظام کیا جائے کہ سارے سال اسباق پر ایک اچٹتی سی نظر ڈالی جاسکے اور ساری کتاب کا کم از کم دھندلا سا نقشہ سامنے رکھا جائے۔ اگر ایسا ہو تو نہ مضامین بھولیں نہ زیادہ پڑھنے کی وجہ سے تھکاوٹ ہو اور نہ امتحان کے بعد کئی کئی دن تک سونا ضرورت بن جائے۔

بہرحال اس سلسلے میں ہم یہ بات ضرور کہیں گے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے نے امتحان میں پاس ہونے کے گر ایک چھوٹے سے پمفلٹ کی صورت میں شائع کروائے تھے۔ اگر وہ مل سکیں تو وہ ضرور دیکھ لئے جائیں۔ اور اگر وہ نہ مل سکیں تو جن لوگوں کے پاس ان کا ایک بھی نسخہ ہو ہم ان سے گزارش کریں گے کہ وہ اسے عام کرنے کے لئے دوبارہ شائع کریں اور سہ بارہ شائع کریں۔ اور لوگ ان باتوں کو شائع ہی کرتے رہیں کہ ہمارے طلباء اس بات کو اچھی طرح جان سکیں کہ انہیں اپنے کورسز کے متعلق کیا کچھ کرنے سے امتحانات میں سہولت رہتی ہے۔ بات کہاں سے چلی تھی اور کہاں پہنچ گئی لیکن خدا کا شکر ہے کہ پہنچی اس جگہ پر ہے جہاں اگر توجہ دی جائے تو امتحانات آسان ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام طالب علموں کے لئے ان کے جملہ امتحانات کو آسان بنائے اور احمدیہ جماعت کے طلباء کو ہمیشہ اعلیٰ نمبروں پر کامیاب کرے۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روس میں کمیونسٹوں کی آمد کا خطرہ

پونی صدی تک روس میں کمیونزم نافذ رہا۔ اور روس کی کوششوں اور اثرات کے نتیجے میں آدھا یورپ اور ایشیا افریقہ اور لاطینی امریکہ کے کئی ممالک اور دنیا کی سب سے زیادہ آبادی والے ملک چین میں بھی کمیونزم نافذ ہوا۔ اور سالہا سال تک نسل در نسل یہ سلسلہ جاری رہا۔ لیکن سوویت یونین کے سابق صدر مسٹر گورباچوف کے دور حکومت میں آزادیوں کا جو دروازہ کھولا گیا اس میں سے آزادیاں اتنی تیزی سے طوفان بن کر داخل ہوئیں کہ کمیونزم سمیت دنیا بھر کے کمیونسٹ ممالک کی حکومتیں خس وخاشاک کی طرح بہہ گئیں۔ وہ ملک جس میں کمیونزم کا نام دہشت' حکومت اور طاقت کی علامت تھا' وہاں نام لینا بھی جرم قرار دیا گیا۔ مغربی ملکوں نے یہ عمومی تاثر دیا کہ اب کمیونزم کبھی واپس نہ آئے گا۔ اور یہ کہ پون صدی سے جاری جنگ میں کمیونزم کو ہمیشہ کے لئے شکست فاش ہو چکی ہے۔

لیکن پون صدی سے جو نظام جاری تھا اس کے ختم ہونے کے بعد نیا نظام ایک دن میں تو جڑ پکڑ نہیں سکتا تھا۔ لہٰذا عوام کی زندگی چند ہی سالوں میں دوبھر ہو گئی۔ افراط زر اس قدر بڑھا کہ اللہ کی پناہ۔ کیمونسٹ روس کا سکہ روبل دنیا بھر میں سب سے زیادہ کم قیمت سکوں میں شامل ہو گیا۔ مہنگائی آسمان سے باتیں کرنے لگی۔ بے روزگاری بڑھ گئی۔ اس کے ساتھ ہی جب آزادی ملی تو ملک کے نوجوانوں اور ایک بڑے طبقے نے جرائم کو اپنا معمول بنا لیا۔ ماسکو میں کوئی شخص محفوظ نہ رہا۔ سرعام لاشیں پڑی دیکھ کر لوگ خاموشی سے گزر جاتے ہیں۔

اس صورت حال نے عام تاثر یہ ابھار دیا کہ پرانا نظام ہی ٹھیک تھا۔ اسے تھوڑی بہت تبدیلی کر کے لاگو کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ روس میں گزشتہ سال جو پارلیمانی انتخابات ہوئے اس میں کیمونسٹوں نے واضح طور پر اپنا وجود ثابت کر دیا۔ ان کے لیڈر آگے آنے شروع ہو گئے۔ اب روس میں صدارتی انتخابات کا وقت قریب آ چکا ہے۔ جہاں موجودہ صدر یلسن اپنے عہدے کی ایک اور ٹرم حاصل کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں وہیں کیمونسٹ بھی سرگرم ہیں۔ اور خطرہ ہے کہ صدارتی انتخابات میں کہیں کیمونسٹ امیدوار ہی نہ جیت جائے۔

ماسکو کے علاقوں میں یہ عام افواہ ہے کہ کیمونسٹ واپس آرہے ہیں۔ ان ساری باتوں کے پیش نظر روسی صدر بورس یلسن نے کمیونسٹ امیدوار کے خلاف صدارتی الیکشن جیتنے کے لئے اپنے ڈیموکریٹک مخالفین کو ایک اتحاد قائم کرنے کی پیشکش کی ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق گزشتہ روز سائبیریا میں ایک انتخابی مہم کے دوران مسٹر یلسن نے کہا کہ وہ اپنے بڑے اصلاح پسند مد مقابل زرینووسکی کو نائب وزیر اعظم بنانے کو تیار ہیں۔ تاہم ابھی تک مسٹر زرینووسکی نے ایسی کسی پیشکش کو قبول کرنے کی تردید کی ہے۔ مسٹر زرینووسکی روسی سیاست کی بے باک اور تیز طراز شخصیت ہیں ان کے سخت قسم کے ریمارکس کئی ملکوں کو ناراض بھی کر چکے ہیں اور کئی دیگر حلقے ان کی تیز گفتاری سے ان سے ناراض بھی رہتے ہیں۔ تاہم وہ صدر یلسن کے بڑے حریفوں میں شامل ہیں۔

○○○

حزب اللہ کا اسرائیلیوں پر تازہ حملہ

ابھی جنوبی لبنان میں اسرائیل اور ایران نواز شیعہ ملیشیا حزب اللہ کے درمیان جنگ بندی کے معاہدہ کی سیاہی بھی خشک نہیں ہوئی کہ حزب اللہ نے گزشتہ روز جنوبی لبنان میں بناتبہ کے علاقے میں قدیم رومن قلعہ تکیف کے قریب اسرائیلی فوج کی ایک گشتی پارٹی پر مشین گنوں اور راکٹوں سے حملہ کر کے متعدد اسرائیلی فوجیوں کو ہلاک اور زخمی کر دیا ہے۔ جس کے جواب میں اسرائیلی فوج نے حزب اللہ کے ٹھکانوں پر گولہ باری کی۔ لبنان میں امریکہ کے ذریعے جنگ بندی کروانے کے معاہدے کے بعد حزب اللہ مجاہدین نے اسرائیلی علاقوں پر کاٹی یوشا راکٹ پھینکنے تو بند کر دیئے ہیں لیکن انہوں نے جنوبی لبنان میں اسرائیلی فوج پر حملے جاری رکھے ہیں۔

فرانسیسی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق حزب اللہ اور اسرائیلی فوج کے تصادم کے دوران دو حزب اللہ مجاہدین شہید اور ایک اسرائیلی فوجی ہلاک ہو گیا۔

○○○

آسام میں فسادات

بھارتی صوبہ آسام میں جو اکثر گڑبڑ کا شکار رہتا ہے وہاں پر ہونے والے نسلی فسادات خانہ جنگی میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ اب تک ان فسادات میں 65۔افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ صرف ایک ضلع کھوکھڑ جھاڑ میں گزشتہ چوبیس گھنٹے کے دوران 65۔افراد ہلاک ہو گئے۔ جبکہ صوبے کے اندرونی علاقوں سے مزید لاشیں ملنے کا امکان ہے۔ کیونکہ ان علاقوں میں بوڈو قبائل کے حملہ آوروں نے 60 دیہات کو نذر آتش کر دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس کی وجہ سے بہت سے افراد ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔ ہزاروں افراد جانیں بچانے کے لئے محفوظ علاقوں کی طرف بھاگ رہے ہیں ایک لاکھ کے قریب افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ حکام نے بتایا ہے کہ یہ فسادات بوڈو قبائل اور سنتھال قبائل کے درمیان ہو رہے ہیں۔ مغربی بنگال سے فوجی دستے آسام بھجوا دیئے گئے ہیں۔ سنتھالی قبائل کے لوگ زیادہ ہلاک ہو رہے ہیں۔ یہ قبائل دوسروں پر زہریلے تیروں کی بارشیں کرتے ہیں۔

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

منگل 28- مئی 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الہٰی۔ سبق نمبر29 (دوبارہ)
5-00 لقامع العرب نمبر31 (دوبارہ)
6-00 دینی تعلیمات۔ دینی اخلاق از لئیق احمد طاہر صاحب (دوبارہ)
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر139 (دوبارہ)
8-00 فرنچ سیکھئے۔ سبق نمبر13 (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ سبق نمبر35 (دوبارہ)
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الہٰی۔ سبق نمبر29 (دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ فائنل ربوہ بمقابلہ لاہور (دوبارہ)
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام۔ خطبہ 94-4-8
1-00 لقامع العرب نمبر31 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ خطبہ 95-1-13
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر139 (دوبارہ)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الہٰی۔ سبق نمبر29 (دوبارہ)
5-00 فرام دی آرکائیوز۔ خطبہ۔ تربیت کے موضوع پر 89-1-13
6-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر36
7-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مسعود الحسن نوری۔ آنکھ کی بیماریاں
7-30 فرسٹ ایڈ۔ از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
8-00 لقامع العرب نمبر32 (نیا)
9-00 نارویجین پروگرام ...اصول کی فلاسفی نمبر4
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بچوں سے ملاقات
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر140 (نیا)
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات نمبر24
2-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر36
3-00 چینی زبان سیکھئے۔ سبق نمبر12
3-30 چینی پروگرام۔ مطالعہ کتب۔ چینی دوستوں سے محبت کے ساتھ

بدھ 29- مئی 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بچوں سے ملاقات
5-00 لقامع العرب نمبر32 (دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات نمبر24 (دوبارہ)
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر140 (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے۔ سبق نمبر12 (دوبارہ)
8-30 چینی پروگرام۔ مطالعہ کتب چینی دوستوں سے محبت کے ساتھ (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ سبق نمبر36
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے بچوں کی ملاقات
11-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب۔ آنکھوں کی بیماریاں
11-30 فرسٹ ایڈ۔ از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
12-00 (دوپہر) رشین پروگرام
1-00 لقامع العرب نمبر36 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ خطبہ 94-9-2
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر140 (دوبارہ)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے بچوں کی ملاقات
5-00 انڈونیشن پروگرام
6-00 نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ سبق نمبر28
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ دلبر مرا یہی ہے۔ از چوہدری ہادی علی صاحب
8-00 لقامع العرب نمبر33 (نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الہٰی۔ سبق نمبر30 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر141 (نیا)
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ کھانا پکانا۔ المائدہ سبق نمبر2
1-30 پیرہن
2-00 نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر28
3-00 عربی زبان سیکھئے۔ سبق نمبر9
3-30 عربی پروگرام۔ تشریح کلام الہٰی

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری ثناء اللہ صاحب کی ٹانگ پر ایک حادثہ کے نتیجہ میں شدید ضربات آئیں۔ وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور فوراً لے جایا گیا۔ کامیاب آپریشن ہونے کے بعد پیچیدگی پیدا ہو گئی۔ جو بعد ازاں زندگی بچانے کی خاطر ٹانگ کاٹنی پڑی۔ اب دائیں ٹانگ گھٹنے کے اوپر سے کاٹ دی گئی ہے۔ دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ شفا بخشے۔

○ مکرم فضل الٰہی صاحب صدر جماعت احمدیہ علی پور ضلع قصور کے چھوٹے لڑکے مبارک احمد صاحب کی مشکلات و پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم صالح محمد صاحب جوئیہ کی آنکھ کا اپریشن مورخہ 96-5-23 کو لاہور کے ہسپتال میں ہو گا ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ انور بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم رفیق احمد صاحب)

محترمہ انور بیگم صاحبہ بیوہ مکرم رفیق احمد صاحب ساکن مکان نمبر7/26 محلہ دار العلوم جنوبی۔ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے خاوند۔ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں اور ان کا مکان نمبر7/26 واقع محلہ دار العلوم جنوبی ربوہ برقبہ 10 مرلے خاکسارہ اور میرے دو بیٹوں نفیس احمد اور عطاء المومن کے نام منتقل ہو گیا تھا لیکن اب میرا چھوٹا بیٹا عطاء المومن بھی۔ بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے۔ لہٰذا اس کا حصہ بھی میرے اور میرے بڑے بیٹے نفیس احمد کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ہم دونوں ماں بیٹا کے علاوہ اور کوئی وارث نہ ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

○ (محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب)

محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ساکن مکان نمبر22/4 دار الصدر غربی (حلقہ القمر) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے شوہر۔ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی 101-2853/9 دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مبلغ 8378/65 روپے جمع ہیں۔ یہ رقم موصوف کے ورثاء کے نام منتقل کر دی جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ امتہ الکلثوم صاحبہ (بیوہ) اہلیہ اول
2۔ محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ (بیوہ) اہلیہ ثانی
3۔ محترمہ امتہ المتین صاحبہ (بیٹی)
4۔ محترمہ امتہ المعین صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم رفیع اللہ صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم فضل اللہ صاحب (بیٹا)
7۔ مکرم حفاظت اللہ صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

○ (مکرم بشارت علی صاحب بابت ترکہ مکرم رحمت علی صاحب)

مکرم بشارت علی صاحب ابن مکرم رحمت علی صاحب ساکن 121 سمال انڈسٹری کوٹ لکھپت لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد۔ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 58/21 محلہ دار النصر ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے ان کے نام دس مرلے الاٹ شدہ ہیں۔ یہ حصہ درخواست دھندہ کے نام منتقل کیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ طالع بی بی صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم سخاوت علی صاحب (بیٹا)
3۔ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 22- مئی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت کے وزیراعظم مسٹر اٹل بہاری واجپائی نے اعتراف کیا ہے کہ ان کو اعتماد کا ووٹ ملنا مشکل ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ فی الوقت ہماری حکومت کمزور ہے۔ میں عبوری حکومت کا سربراہ ہوں اس لئے بھارت کو بم دینے کا معاملہ اور بھارت امریکہ تعلقات جیسے سوالوں کا جواب نہیں دے سکتا۔ انہوں نے یہ باتیں ٹائمز آف انڈیا کو انٹرویو دیتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی سپیکر کے عہدہ کے لئے اپوزیشن کے ساتھ متفقہ امیدوار نہیں لا سکی۔ کانگرس آئی، جنتا دل اور بائیں بازو کے اتحاد نے پی اے سگما کو سپیکر شپ کے لئے اپنا امیدوار نامزد کر دیا ہے واجپائی نے اعتماد کا ووٹ ملنے سے پہلے ہی دفتر کو خیرباد کہہ دیا ہے۔

○ دہلی کے پر ہجوم بازار میں دو بم دھماکوں سے تباہی پھیل گئی۔ درجنوں افراد ہلاک و زخمی ہوئے۔ بڑے پیمانے پر آگ بھڑک اٹھی۔ متعدد دوکانیں منہدم ہو گئیں۔ 15 نعشیں نکالیں جا چکی ہیں۔ یہ دھماکہ لاجپت نگر کے پر ہجوم بازار میں ہوا۔ بم کا بڑا دھماکہ ماروتی وین میں بم پھٹنے سے ہوا۔

○ سپریم کورٹ نے بتایا ہے کہ 1957ء میں بھی صدر کے دستخطوں کے بغیر آنے والا ایک ریفرنس واپس کیا گیا تھا۔ بعد میں خصوصی ریفرنس اس وقت کے صدر پاکستان کے دستخطوں کے بعد دوبارہ دائر کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ کی طرف سے جاری کئے گئے ایک پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ خصوصی حالات کے باعث 1988ء میں ایک ریفرنس صدر کے دستخطوں کے بغیر قبول کیا گیا تھا۔ اس لئے ریفرنس کو واپس کرنا نہ تو خلاف معمول ہے اور نہ بے مثال ہے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت کشمیر میں الیکشن ڈرامہ رچانے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

○ پٹرول کی قیمتوں میں اضافے کا نوٹیفکیشن تیار کر لیا گیا ہے وفاقی حکومت کا حکم ملتے ہی پیٹرول ڈیزل اور مٹی کے تیل کی قیمتیں بڑھ جائیں گی۔

○ پیپلز پارٹی آزاد کشمیر اسمبلی کا گھیراؤ نہ کر سکی۔ کارکن جلسہ کے بعد منتشر ہو گئے انتظامیہ نے سخت حفاظتی اقدامات کر رکھے تھے۔ اسمبلی سیکرٹریٹ کی حدود میں کسی شخص کو داخل ہی نہیں ہونے دیا گیا۔

○ قومی اسمبلی میں پلاٹوں کی الاٹ منٹ کے معاملے پر سخت گرما گرمی ہوئی سرکاری ارکان نے قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف پر سخت تنقید کی اور کہا کہ نواز شریف اقتدار میں آکر پلاٹ منسوخ نہیں کر سکیں گے۔ وہ لوٹی ہوئی دولت واپس کریں تو ہم پلاٹ نہیں لیں گے۔ وفاقی وزیر سید خورشید شاہ نے کہا کہ ماضی میں وزیراعظم مرضی سے پلاٹ الاٹ کرتے تھے۔ ہاؤسنگ سوسائٹی بنا کر دینے کا طریقہ کار پہلی مرتبہ اختیار کیا گیا ہے۔ ایسا کر کے کوئی گناہ نہیں کیا گیا۔ نواز شریف اپنے ارکان کو پلاٹ لینے سے نہ روکیں۔

○ بنگلہ دیش میں معزول آرمی چیف کو نظر بند کر دیا گیا ہے۔ بغاوت کچل دی گئی۔ باغی فوجی بیرکوں میں واپس چلے گئے۔ جھڑپوں میں 40 فوجی زخمی ہوئے صورت حال حکومت کی حامی فوج کے کنٹرول میں ہے۔ صدر نے اعلان کیا ہے کہ انتخابات 12- جون کو پروگرام کے مطابق ہی ہوں گے۔ ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ ابھی بھی جھڑپیں جاری ہیں۔

○ مڈنائٹ جیکال کیس میں سپریم کورٹ نے بریگیڈئر امتیاز کی ضمانت قبول کر لی ہے۔ ان کو اپنا پاسپورٹ بھی عدالت میں جمع کروانا ہو گا۔ چونکہ بریگیڈئر امتیاز ایک اور کیس میں بھی زیر حراست ہیں اس لئے وہ ابھی رہا نہ ہو سکیں گے۔

○ آزاد کشمیر کی ہائی کورٹ نے صدارتی الیکشن کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت مکمل کر لی ہے اور کہا ہے کہ فیصلہ الیکشن سے پہلے سنا دیا جائے گا۔

○ پاکستان کے ایٹمی سائنسدان اور ایٹمی مرکز کہوٹہ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہا ہے کہ امریکہ اور دیگر ممالک پاکستان کا ایٹمی پروگرام رکوانے میں ناکام ہو گئے۔ یہ پروگرام کسی بھی مرحلے پر نہ تو روکا گیا اور نہ آئندہ ہی روکا جائے گا۔ اس بارے میں سودا بازی ناممکن ہے اور پراپیگنڈہ شرانگیز ہے۔ بھارت دوسرے ایٹمی دھماکے کی تیاریوں میں مصروف ہے پاکستان کے لئے سلامتی کی خاطر تمام اقدامات ضروری ہیں۔

○ لاہور میں اچھرہ کے بارونق بازار میں 35 لاکھ روپے ڈاکہ ڈال کر لوٹ لئے گئے۔

ضروری اعلان

مورخہ 24- مئی 1996ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ نہیں ہو گا۔
یہ خطبہ 31- مئی بروز جمعہ معمول کے وقت پر شام ساڑھے 5 بجے ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔ (نظارت اشاعت)

COLIC REMEDY
پیٹ درد- گردہ اور ایام کے درد کے لئے
بفضل خدا بے حد مفید
بھٹی ہومیو کلینک رحمت بازار دارالیمن ربوہ

ہر قسم کے جدید روایتی زیورات کا مرکز- جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں- آپکے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف فون: 04524-589

حکیم منور احمد ابن حکیم عبدالعزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے
کار ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 630323

ہر سائز کا ڈش انٹینا خریدنے کیلئے اعتماد کا نام
• بہترین میٹریل • شاندار رزلٹ
نیز ریسیور، ایل این بی، فیڈ ہارن، کونیکٹر اور ڈش انٹینا سے متعلق تمام اشیاء بارعایت خرید فرمائیں
بیرون ربوہ کیلئے رعایت ہماری خصوصی ترجیحات میں شامل ہے
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم ربوہ
گولبازار اقصیٰ روڈ
EX: 211806

میٹرک پاس حضرات/خواتین کیلئے باعزت روزگار کا سنہری موقعہ
الیکٹرو ہومیو پیتھی کے ایک سالہ کورس (F.M.E.H) میں داخلہ شروع ہے
(طریقہ تدریس علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی طرز پر بذریعہ خط و کتابت ہو گا)
پرنسپل النور الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج رجسٹرڈ
607- اے پیپلز کالونی 2 عقب صابریہ سراجیہ ہائر سیکنڈری سکول فیصل آباد
فون: 041-44384 فیکس: 041-713567

تبدیلی فون نمبرز
ہمارے تمام فون کے نمبرز تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ آپ اب ہم سے درج ذیل فون نمبرز پر رابطہ کریں۔ 5672821-26
FAX 568-1892
آپکی تمام سفری سہولت کے لئے ہم کوشاں ہیں۔ لطیف الرحمٰن
رومی ٹریولرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ہوٹل ریجنسی ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ کراچی کینٹ سٹیشن
IATA GOVT. LICENCE NO. 1329

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا // اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے — ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434 Fax: (04524) 534